سوال

(225) نقد خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں ہمارا کاروبار خرید و فروخت میں نقد اور ادھار پر منحصر ہوتا ہے، اس سلسلہ میں چند ایک سوالات ہیں، جن کی وضاحت درکار ہے۔ آج بھی اس وضاحت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے، اس بنا پر یہ سوالات مع جوابات پیش خدمت ہیں:

ہمارے پاس گاہک آیا، اس نے ہم سے ریٹ پوچھا اور نقد رقم کی ادائیگی پر ہم سے مال لیا اور چلا گیا۔ اس سودے بازی میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ نفع کمایا جائے اور گاہک کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رعایت لی جائے، اس سلسلہ میں شرعی طور پر ہم کس شرح سے نفع لے سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں خرید و فروخت کے جائز ہونے کی چند ایک شرائط حسب ذیل ہیں:

1۔ فریقین باہمی رضامندی سے سودا کریں۔

2۔ فروخت کردہ اشیا اور ان کا معاوضہ مجہول نہ ہو۔

3۔ قابل فروخت چیز فروخت کنندہ کی ملکیت ہو اور وہ اسے خریدار کے حوالے کرنے پر قادر ہو۔

4۔ فروخت کردہ چیز میں کسی قسم کا کوئی عیب چھپا ہوا نہ ہو۔

5۔ کسی حرام چیز کی خرید و فروخت نہ ہو۔

6۔ کاروبار میں سودی لین دین بطور حیلہ جائز نہ قرار دیا گیا ہو۔

7۔ اس خرید و فروخت میں کسی فریق کو دھوکہ دینا مقصود نہ ہو۔

8۔ تجارتی لین دین میں حق رجوع کو برقرار رکھا گیا ہو۔

اگرمذکورہ بالاشرائط کسی خریدوفروخت میں پائی جاتی ہیں تووہ جائزاور حلال ہے، لیکن اسلام میں کوئی شرح منافع مقرر نہیں ہے، البتہ کسی کی مجبوری سے ناجائزفائدہ نہ اٹھایا جائے بلکہ ایک دوسرے کےلئے ہمدردی اورایثار کے جذبات ہونے چاہییں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے 100% نفع کمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اسے برقرار رکھا بلکہ ان کےلیے خیر وبرکت کی دعافرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کوایک دینار دیاتاکہ وہ آپ کےلئے ایک بکری خرید کرلائیں، اس نے منڈی سے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کوایک دینار کے عوض فروخت کردیا اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نفع کا ایک دیناراورخریدکردہ بکری پیش کردی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کےلئے خیروبرکت کی دعا کی۔ اس دعا کا یہ اثر تھاکہ اگروہ مٹی بھی خریدلیتے تواس سے بھی نفع کماتے۔ [صحیح بخاری،المناقب:۳۶۴۲]

اسی طرح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دیاتاکہ وہ اس سے قربانی کا جانور خریدلائے، انہوں نے ایک بکری ایک دینار کے عوض خریدی، راستہ میں انہیں گاہک ملاسے وہ دودینار کے عوض فروخت کردی، وہ دوبارہ منڈی گئے وہاں سے ایک دینار کے عوض ایک اور بکری خریدی اورحاصل کردہ نفع اورخریدکردہ بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کردی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کردہ نفع ایک دینار بھی صدقہ کردینے کا حکم فرمایا۔ [ابوداؤد،البیوع:۳۳۸۶]

ان روایات سے معلوم ہواکہ شرح منافع کا شریعت نے کوئی تعین نہیں کیا ہے، فریقین باہمی رضامندی سے خریدوفروخت کرنے کے مجاز ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:250